Central Moon Sighting Committee of Great Britain
(Jamiatul Ulama Britain, Darul Uloom Bury, Hizbul Ulama UK)
Info@hizbululama.org.uk / www.hizbululama.org.uk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک المناک حادثہ اور شرعاً امنِ عامّہ کے طور ہماری مقامی وملکی ذمّہ داریاں!!! (کون سے ٹائم ٹیبل پر عمل کیا جائے؟)

قارئینِ کرام، حضرات وخواتین **السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** آپ سب اس بات سے واقف ہی ہیں کہ برطانیہ اور یورپ میں موسم کے حالات کی بناء پر نہ صرف ثبوتِ ہلال کے مسئلہ میں بلکہ نمازوں کے اوقات خاص کر فجر وعشاء کے ٹائم میں بھی اختلافات پچھلے پچاس برسوں سے بھی زیادہ لمبے عرصہ سے جاری چلے آرہے تھے اور جن پر بہت سارا تحقیقاتی کام اور آخری شرعی دلیل کے طور پر ان اوقات کے سال بھر کے مشاہدات کے بعد ہمیشہ کے لئے ان اوقات کے متعلق برطانوی مسلمانوں کی مشکلات کو اہلِ سنت والجماعت کی دیوبندی تنظیموں، جمعیۃ العلماء برطانیہ، حزب العلماء یوکے اور مرکزی جمعیت علماء برطانیہ نے اپنے بلیکبرن لنکا شائر کے تاریخی اجلاس میں الحمدللہ حل کردیا تھا اور بہت سی دیگر اہل سنت والجماعت تنظیموں، جمعیتِ اہلِ حدیث، عرب تنظیمات اور اسلامک کلچرل سینٹر لندن تک کی طرف سے ان مشاہدات اور ان پر مبنی فجر وعشاء کے اوقات پر عمل شروع بھی کردیا گیا، البتہ ہماری طرف سے کسی پر نہ تو زبردستی کی کوئی کوشش کی گئی جو انبیاء علیہم السلام اور قرآنی تعلیم **لا اکراہ فی الدین** کے عین مطابق ہے! دراصل وقتاً فوقتاً بعض اپنی فتنہ انگیز حرکات و پمفلیٹس اور ای میل بارش کے ذریعہ ایسی کوشش کرتے رہتے ہیں تاکہ حزب العلماء یوکے، جمعیۃ العلماء برطانیہ اور مرکزی جمعیت کے خلاف لوگوں کے ذہنوں کو گندہ کردیں اور ان کی عہد آفریں محنت ومشاہدات پر مبنی اوقات کو بہرصورت ختم کردیا جائے،

() بڑے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کچھ لوگ اپنے غیر اسلامی وغیر شرعی رویوں کی وجہ سے کبھی کبھی مساجد کے باہر مساجد انتظامیہ اور وہاں کی مسلم آبادی اور مصلّی حضرات کا ''**امن**'' برباد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور نتیجہ سے بے خبر، جانتے بجھتے پمفلیٹ تقسیم کرکے نہ صرف کسی بہت بڑے سانحہ کی کوششوں میں لگ جاتے ہیں بلکہ چاروں طرف ای میل کی بارش تک کرکے دوسروں پر زبردستی، ذہنی دباؤ ڈال کر پورے ملک تک کی فضاء مکدّر کرنے کی کوشش کرتے ہیں! یہ ایک فتنہ ہے جس کی نہ صرف اسلام میں بلکہ موجودہ حکومتی قوانینِ امنِ عامّہ تک میں بھی کوئی جگہ نہیں!

() اس وقت جبکہ اسلاموفوبیا کے ہوّے نے خطرہ کی گھنٹی بجادی ہے اور برطانوی مسلمانوں واسلام کے خلاف برادرانِ وطن تک کو بھی ہلا کر رکھ دیا ہے (خاص کر ''ناروے'' کے حالیہ واقعہ نے نہ صرف مسلمانوں بلکہ مذہبی تشخّص سے ہٹ کر تمام انصاف پسند اہلِ وطن اور خود حکومتِ برطانیہ ویورپی ممالک تک کو اسے مسلمانوں کے خلاف خطرہ وسازشقرار دے کر اس کے صدِ باب کی کوششوں میں ہیں)، ایسے میں ان کا اس طرح کے پمفلیٹس وای میل سے خود مسلمانوں ہی کو آپس میں اولجھانے کا غیر اسلامی وغیر ذمّہ دارانہ رویّہ ہرگز قابلِ برداشت نہیں ہوسکتا! جیسے کہ گذشتہ جمعہ کو فرید پٹیل نامی شخص کی طرف سے پمفلیٹ کی شکل میں مساجد کے باہر ان مساجد کے انتظامی فیصلوں کے خلاف انہی مساجد کے مصلیوں میں یہ پمفلیٹ تقسیم کئے گئے اگرچہ اس سے پہلے کہ کوئی بڑا سانحہ واقع ہو مقامی حضرات وانتظامیہ نے اپنے عقلمندانہ اقدام سے کمیونیٹی کو الحمدللہ اس سے بچالیا!

سرزمینِ حرمین شریفین سعودی عربیہ کے ثبوتِ ہلال کے مطابق فیصلہ کی طرح فجر وعشاء کی نمازوں کے اوقات مشاہدات کی بنیاد پر کئے جانے کے فیصلہ کی حقیقت !!!

(**الف**) برطانیہ میں ثبوتِ ہلال کے سلسلہ میں خصوصاً دیوبندی تنظیموں جمعیۃ العلماء برطانیہ، حزب العلماء یوکے نے اس مسئلہ کے حل کے لئے آج سے ۲۵ سال پہلے برطانوی دیوبندی علماء کا نمائندہ اجلاس بمقام دارالعلوم بری منعقد کیا گیا تھا جس میں مولانا یوسف متالا صاحب اور مولانا موسیٰ کرماڈی صاحب (حفظہما اللہ) کی مشترکہ امارت میں مفتیانِ کرام کے موصول شدہ فتاویٰ کے مطابق (مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۶ء) سرزمینِ حرمین شریفین سعودی عربیہ کے شرعی اعلانات پر عمل کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے الحمدللہ حل کرلیا گیا تھا جس کی عملاً تائید بعد میں دیگر تنظیموں بشمول جمعیتِ اہلِ حدیث برطانیہ نیز اسلامک کلچرل سینٹر، ریجنٹ پارک لندن، ایسٹ لندن مسجد وغیرہ نے بھی کردی تھی اور آج تک یہ سب الحمدللہ اسی پر عمل پیراں چلے آرہے ہیں، (**ب**) اسی طرح نمازوں کے اوقات خاص کر فجر وعشاء کے سلسلہ میں پچھلی دہائیوں میں جو عمل ہوتا رہا تھا جس میں ۱۲ ڈگری، ۱۵ یا ۱۸ ڈگری کے اوقات، نیز ہندوستان میں شفقِ احمر کی غیوبت کی بنیاد پر ایک گھنٹہ کے وقفہ پر یہاں یا اس سے بھی کم وقفہ پر جو عمل ہوتا رہا تھا اس کی وجہ یہاں مشاہدات نہ کئے جاسکنے اور رصدگاہ والوں کا شرعاً معیّن اوقات کی نشاندہی نہ کرسکنے کی مجبوری کی بناء پر تھا، اور اسی بنیاد پر کم ازکم پچھلے ۷۰ سالہ ہمارے معلوماتی دور میں مختلف مواقع پر مختلف اجلاسوں میں مختلف فیصلے ہوتے رہے، (**ج**) دیوبندیوں کے حوالہ سے اس سلسلہ کا آخری اجلاس حضرت مولانا مفتی محمود الحسن گنگوہیؒ کی سربراہی میں بریڈفورڈ کی ہاورڈ اسٹریٹ کی مسجد میں مورخہ (۶ شعبان ۱۴۰۳ھ مطابق) ۲۹ مئی ۱۹۸۳ء بروز اتوار ہونے والا اجلاس تھا جس میں آپؒ نے ''وقتِ مغرب، وقتِ عشاء، وقتِ فجر، منتہائے سحر، ابتدائے صوم'' کی شرعی تعیین (یعنی مشاہدات جو کہ اصلاً منصوص علیہ طریقہ ہے اور علماء ومفتی حضرات خصوصاً آپؒ کو برطانیہ میں مشاہدات کی مشکلی اور ان کے نہ ہونے کا علم یقیناً تھا لہٰذا ان) کی عدمِ دستیابی کی وجہ سے خاص کر سحری کی انتہاء اور فجر کی ابتداء کی تعیین کی مختلف فقہی اشکال میں سے کسی ایک شکل پر متفق ہونے کو بدلائل آپؒ نے مشکل قرار دیا تھا اور فیصلہ کیا تھا کہ صبحِ صادق کی تعیین اور سحری کے اختتام کے لئے ''خواہشِ نفس کی چاہت کے بغیر (جو کہ شرعاً ناجائز ہے)'' جو شخص جون سے بھی وقت پر عمل کرے گا تو اس کا عمل صحیح ہوگا! فیصلہ میں یہ بھی فرمایا تھا کہ کسی کے قول وعمل کو باطل قرار نہ دیا جائے نہ کسی پر طعن تشنیع وملامت کی جائے کہ تیری نماز نہ ہوئی، تیرا روزہ نہ ہوا! کلِک کرکے حوالہ ملاحظہ فرمائیں (**د**) افسوس صد افسوس کہ اس فیصلے کے بعد بھی یہ مسئلہ جوں کا توں رہا اور حضرت مفتی صاحبؒ کی تعلیم وفیصلہ کیا وجود ایک دوسرے پر کیچڑ اوچھالنے کا سلسلہ پھر بھی جاری رہا! جب ۱۹۸۶ء میں ثبوتِ ہلال کا مسئلہ دارالعلوم بری میں حل ہوگیا اور دیوبندیوں کے ساتھ ساتھ دیگر تنظیمات اور لوگوں نے بھی خوشیاں منائی تھیں تو پورے ملک سے دیوبندی حضرات نے اوقات کے سلسلہ میں شور شرابہ اور ایک دوسرے پر طعن تشنیع کا سلسلہ مفتی صاحب کے فیصلہ کے باوجود جو جاری تھا اسے حل کرنے کے لئے علماء پر دباؤ ڈالا (**ہ**) چونکہ پچھلے فیصلوں میں اور خاص کر حضرت مفتی محمود صاحب گنگوہیؒ کے مذکورہ فیصلہ سے بھی حالات میں کوئی تبدیلی نہ آئی تو سوچا گیا کہ اس کے لئے آخری وفیصلہ کن مرحلے کی ایک ہی ''شرعی دلیل جو سب پر حاوی وبھاری ہو'' وہ اب بھی باقی ہے ''**یعنی منصوص علیہ مشاہدات**''! جسے سامنے رکھ کر پچھلے متنازع تمام فیصلوں کے بہ نسبت اس کی دستیابی پر عمل کرکے ملکی سطح پر کم ازکم دیوبندیوں ہی کو شرعاً ایک پلیٹ فارم پر متحد کرکے مساجد انتظامیہ کی مشکلات کو دور کیا جاسکتا ہے! مگر جیسے کہ یہ بات مشہور تھی کہ یہاں مشاہدات نہیں ہوسکتے ہیں اس لئے مساجد کمیٹیوں اور علماء کی چاہت کے باوجود علماء دارالعلوم بری والے چاند کے فیصلہ کے بعد فوری طور پر اس جانب آگے نہ بڑھ سکے! () یہاں تک کہ فجر وعشاء کے مختلف اوقات نے گھر گھر اور مساجد میں جھگڑوں نے شدّت اختیار کرلی خاص کر کمیٹیوں ومساجد انتظامیہ پر عوامی دباؤ نے شدّت اختیار کرلینے سے علماء کو بھی اس مسئلہ کے آخری حل کے لئے کمربستہ ہونے پر مجبور کردیا اور اوّلاً علماء کی طرف سے فجر وعشاء کے اوقات کی روشنی کی ابتداء وانتہاء کی جانچ کے لئے کوشش کی گئی تو برطانیہ میں مشاہدہ نہ ہوسکنے کے ضمن میں جو بات پھیلائی گئی تھی وہ غلط ثابت ہوئی (۱) اور (دارالعلوم بری کے ثبوتِ ہلال کے فیصلے کے سات ماہ بعد) حزب العلماء یوکے کے ذمّہ داروں نے الحمدللہ ''سال بھر مشاہد کرنے کی بھرپور یقین دہانی وعہد پیمانی'' پر ان اوقات کے مشاہدات محرّم الحرام ۱۴۰۹ھ مطابق ستمبر ۱۹۸۷ء سے شروع کردئے (۲) اور تین ماہ کے بعد ان کے نتائج پر مبنی ایک استفتاء بھی مفتیانِ کرام کو بھیجا گیا (۳) مشاہدات مسلسل جاری رہے (۴) مفتی حضرات کے جوابات آنے شروع ہوئے جن میں سب نے صاف لکھا کہ جب مشاہدات ہو رہے ہیں تو یہی اصل ہیں اور ڈگریاں باطل ہیں (۵) مشاہدات کا تسلسل اور برطانیہ بھر کے علماء ومساجد کمیٹی انتظامیہ کو مفتیانِ کرام کے فتاویٰ اور خود مشاہدات سے آگاہ رکھتے ہوئے سات ماہ بعد ملکی سطح کا ایک اجلاس اس وقت کی تین دیوبندی تنظیموں جمعیۃ العلماء برطانیہ، حزب العلماء یوکے اور مرکزی جمعیۃ العلماء برطانیہ کے ذمّہ داروں سے مشورہ کرکے پہلی مرتبہ مورخہ ۱۵ شعبان ۱۴۰۸ھ مطابق 2 اپریل ۱۹۸۸ء بروز ہفتہ ان تنظیموں کی معیّت اور مساجد کمیٹیوں کے ذمّہ داروں کی بھرپور شرکت پر انعقاد کی تیاری شروع کردی گئی اور برطانوی مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ اجلاس حزب العلماء یوکے کی دعوت پر بلیکبرن، لنکا شائر میں مسجدِ انیس الاسلام، ٹروئی اسٹریٹ کے پبلک ہال میں منعقد ہوا جس میں مشاہدات اور سورج کے غروب کے بعد اور سورج کے طلوع سے پہلے ''شفقِ احمر، شفقِ ابیض، فجر کی ابتدائی روشنی اور تبیّنِ فجر'' کے فاصلوں کا گھڑی کے گھنٹوں ومنٹوں سے نکالے گئے نتائج پر مبنی فاصلوں پر چھ گھنٹوں کی بحث ومباحثہ اور مشاہدین پر جرح وقدح کے بعد الحمدللہ برطانوی علماء کی طرف سے ان پر مہرِ تصدیق ثبت کی گئی اور ساتھ ہی جن پانچ ماہ کے مشاہدات کرنا جو ابھی باقی تھے انہیں بھی پورے کرنے کی اس اجلاس نے تلقین فرمائی (۶) اجلاس نے تجویز کیا کہ جن مہینوں کے مشاہدات ابھی باقی ہے ان کے

اوقات اس اجلاس سے پہلے والے مشاہدات کے فاصلوں کی بنیاد پر متعلقہ نمازوں کے اوقات مساجد کو وقتی طور پر ترتیب دیکر روانہ کردئے جائیں(اور باقی مہینوں کے مشاہدات کے بعد پورے سال کے مشاہدوں کی بنیاد پر دونوں اوقات ترتیب دیکر دوبارہ روانہ کئے جائیں)۔جوروانہ کردئے گئے!(۷) جب بقیّہ پانچ ماہ کے یہ مشاہدات بھی اگست ۱۹۸۸ء میں پورے ہوگئے تو چونکہ اس وقت مردود وملعون رشدی کی شیطانک ورسیز کے خلاف علماء اور پورا ملک احتجاج میں مصروف تھا اس لئے کچھ تاخیر سے تین ماہ کے بعد مورخہ ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ مطابق ۲ جنوری ۱۹۸۹ء بروز پیر برطانوی علماء کی مذکورہ تنظیموں کا دوسرا اور آخری اجلاس پہلے والے اجلاس ہی کی جگہ پر بلیکبرن میں منعقد ہوا اور بالآخر کئی گھنٹوں کی بحث ومشوروں کے بعد فیصلہ ہوا کہ ان مشاہدات کے فاصلوں کی بنیاد پر پورے سال کی فجر وعشاء کے اوقات ترتیب دیکر مساجد کو روانہکئے جائیں!(۸) چونکہ ہرشہر کے لئے کسی مخصوص طریقہ پر ہرشہر کے ٹائم ٹیبل کو بنانے کی شکل موجود نہ تھی ہم نے یہ ذمہ داری خود مساجد کمیٹیوں کے سپرد کرتے ہوئے انہیں سورج کے طلوع وغروب کے اپنے اپنے یہاں کے ٹائم کے مطابق ان فاصلوں کو استعمال کرتے ہوئے مع گائڈ لائن(نیئے) ٹائم ٹیبل روانہکر دئے(۹) کچھ عرصہ بعد مزید سہولت پر مبنی ایک کمپیوٹر پروگرام تیار کیا گیا جس میں اپنے اپنے یہاں کے طلوع وغروب آفتاب کے اوقات ٹائپ کرنے سے مخصوص جگہ کے ان نمازوں کے اوقات کا ٹائم ٹیبل بنانے کی سہولت محترم ایم اے بیگ صاحب کی کوششوں سے میسّر ہوئی جو آج بھی کارآمد ہے(۹) اس کے بعد محترم ڈاکٹر خالد شوکت صاحب نے برطانیہ کے مخصوص شہروں کے لئے مکمّل پانچوں نمازو کے اوقات(بشمول فجر وعشاء بمطابق مشاہدات فاصلوں کے) تیار کردئے جو ہماری کتاب میں ہماری ویب سائٹ پر موجود ہیں جس کا نام ***Salat times & Qiblah Guíde - Part 1*** ہے(۱۰) جن جگہوں کے اوقات اس میں نہ ہوں ان جگہوں کے یہ اوقات ہمیں ریکویسٹ ای میل کرکے کسی بھی وقت معلوم کئے ہیں!

خلاصه:۔ (۱) فتاویٰ کی رو سے مشاہدات اصل ہیں اور مشاہدات کو مفروضہ اوقات یعنی ڈگریوں کے اوقات پر شرعاً بالادستی ہے(۲) چونکہ مشاہدات سے ۱۸، ۱۵ یا ۱۲ ڈگریوں کے اوقات اور مشاہدات کے اوقات میں تفاوت ثابت ہوا اس لئے شرعاً مشاہدات والے اوقات ہی اصل وآخری اوقات تسلیم کئے گئے(۳) مشاہدات کی بنیاد پر یہ اوقات جو ترتیب دئے گئے ہیں یہ احناف کی ضرورت کی بنیاد پر شفقِ ابیض واحمر دونوں کے مدِنظر ترتیب دئے گئے ہیں(۴) جن ایام میں مشاہدہ نہیں ہوا ہے ان کے درمیان وقت کی گیپ کو حضرت تھانویؒ کے فتاویٰ ''امدادالفتاویٰ اور بوادرالنوادر میں ٹیبل بنانے کے جو اشارے دئے گئے ہیں اسی کی بنیاد پر قیاساً ترتیب دئے ہیں جن پر بغیر کسی شک وشبہ کے نمازوں کے اوقات ترتیب دیکر عمل کیا جاسکتا ہے اور اس پر عمل کرنے سے نہ تو کسی کا روزہ خراب ہوگا اور نہ ہی فجر کی نماز! جیسے کہ بعض اس قسم کی پرچہ بازی کرتے ہیں!

18ڈگری کے اوقات پر مزید وضاحت :۔

(۱) جیسے کہ پیچھے تفصیل گذری اب جبکہ مشاہدات سے ثابت ہوگیا کہ ڈگری کے اوقات صحیح نہیں(۲) ہم نے اپنی مذکورہ انگلش کتاب میں بدلائلِ قویّہ اور خود اہلِ فلک وماہرین نیز برطانوی رصدگاہ اور امریکن نیوی کے تجربہ کار ماہرین کے مطابق ۱۸ ڈگری کے اوقات کے وقت جو روشنی افق پر موجود ہوتی ہے اس کا صبح صادق کی ''شرعی روشنی'' سے ہرگز کوئی واسطہ نہیں جس کا مطالعہ کتاب سے کرلیا جائے(۳) جو لوگ دارالعلوم کراچی کے نام سے ۱۸ ڈگری پر وہاں پاکستان میں عمل کا کہتے ہیں اس بات کا بطلان خود دارالعلوم کراچی اور جامعہ رشیدیہ کی طرف سے دارالعلوم کراچی کو پوچھے گئے سوال کے جواب پر مشتمل ان کا ایک تازہ فتویٰ(مع پہلے والے مختصر فتوے کے) ہماری ویب سائٹ پر Prayer Time میں موجود ہے جنہیں ملاحظہ کرلیا جائے جس میں خود دارالعلوم کراچی کی طرف سے ۱۸ ڈگری پر ان کا عمل نہ ہونے کا جامعہ رشیدیہ کو جواب دئے جانے کا صاف نقل کیا ہے

اسلامک کلچرل سینٹر لندن اور اوقات اجلاس:۔

(۱) گذشتہ سال اسلامک کلچرل سینٹر، ریجنٹ پارک لندن کی دعوت پر اس سے منسلک اور دیگر معروف تنظیموں کا ایک اجلاس **مورخہ ۲۵ مارچ ۲۰۱۰ء بروز جمعرات** بعد نمازِ ظہر منعقد ہوا، اس پہلی نشست کی صدارت سینٹر کے امام صاحبنجبکہ عصر کے بعد والی فیصلہ کن نششت کی صدارت کے فرائض سینٹر کے ڈائریکٹر شیخ احمد دوبیان نے سرانجام دی، اس اجلاس میں ہمارے سال بھر کے مشاہدات اور ان پر مبنی اوقات کے سلسلہ میں ہماری طرف سے مفصّل وضاحت پیش کی گئی (جیسے کہ ہماری انگلش کتاب میں بھی ہیں) اور ہر سوال کے جواب پر سب کو بہت اطمینان ہوا! اگرچہ اس اجلاس میں ان کے اپنے ٹائم ٹیبلز کو ہمارے سال بھر کے مشاہدات کے اوقات کے مطابق بنانیکا کوئی فیصلہ تو نہوا لیکن سب نے اپنے بے حد اطمینان کا اظہار کرکے ہمارے وفد کا شکریہ اداء کیا(۲) الحمدللہ آپ کو جان کر خوشی ہوگی کہ امسال رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ مطابق اگست ۲۰۱۱ء سے اسلامک کلچرل سینٹر ریجنٹ پارک ودیگر تنظیموں نے ''بشمول المنار مسلم کلچرل ہیریٹیج ،لندن مسلم فورم ۲۵ مساجد ، وہائٹ چیپل اسٹرِٹ اِسٹ لندن مسجد، اسلامک شریعہ کونسل ، مسجد التوحید، المنتدا الاسلامی ٹرسٹ ، مسلم ویلفئر ہاؤس، مے فئر اسلامک سینٹر وغیرہ کے ماتحت **35 کے قریب مساجد وسینٹروں** نے سال بھر کی جانچ کے بعد ان اوقات پر الحمدللہ مکمّل اعتماد کا اظہار کے اپنے اوقات ڈگریوں کے بجائے مشاہدات کے مطابق تبدیل کرلئے ہیں

حضرت مولانا مفتی محمّد رفیع عثمانی صاحب (حفظہ اللہ)،اور مشاهده اوقات ٹائم :۔

جیسے کہ شروع میں فتنہ انگیز حرکت میں جس پمفلیٹ کے تقسیم کئے جانے کا ذکر ہوا اس میں مولانا سلیم دھورات صاحب حفظہ اللہ کا نام بھی مشاہدات اور ان کے اوقات کے خلاف استعمال کرتے ہوئے نقل کیا گیا ہے! اب ذیل میں ''مولانا موصوف نے حضرت مفتی رفیع عثمانی صاحب کو مشاہدین اور اجلاس کے احوال کے طور پر جن معتمد الفاظ سے ان سب باتوں کا ذکر فرمایا ہے انہیں مکمّل تو یہاں لکھنے کی گنجائش نہیں البتہ اس کا اختصار ملاحظہ ہو:۔(سوال) چند معتبر علماء کے مشاہدہ کی بنیاد پر جمعیۃ العلماء برطانیہ، حزب العلماء یوکے اور مرکزی جمعیۃ العلماء برطانیہ کے اجلاس کہ جس میں علماء ومفتیوں کی بڑی تعداد موجود تھی اِن مشاہدات پر مبنی اوقات کا جو فیصلہ ہوا اس کے مطابق لیسٹر کی مساجد کے ائمہ نے متفقہ طور پر اسی مشاہدہ پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا، بعد میں جامع مسجد نے اور اس کی اتباع میں مسجد امام بخاری نے اس سے ہٹکر ۱۸ ڈگری پر ٹائم ٹیبل چھپوایا، اس وقت بھی اور اب بھی انگلینڈ کی اکثر مساجد کا عمل اسی مشاہدہ پر ہے۔۔ بندہ کو صبح صادق کے وقت پر اطمینان ہوگیا اور دل میں بار بار یہ تقاضا اٹھتا رہا کہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر لیسٹر کی تمام مساجد سحری کے اوقات پر اتفاق کرلیں اور کئی ذمہ داروں سے بات بھی ہوئی مگر یہاں کے حالات کے پیشِ نظر اچھے نتیجہ کی امید نہیں ہوئی۔۔ مولانا یعقوب قاسمی صاحب نے بھی(۱۸ ڈگری پر عمل کے لئے) گرامی نامہ سے متوجہ کیا، جس کے جواب میں مفتی صاحب نے فرمایا؛ **الجواب** (۱) سحری یا طلوعِ فجر جیسے مسائل میں شریعت نے دارومدار حسابِ فلکی(حسابی ڈگریوں) پر نہیں رکھا بلکہ مشاہدہ پر رکھا ہے،(۲) چندروز مشاہدہ کرکے جب ان میں فرق صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ کا مشاہدہ کیا گیا ہوگا تو جن ایام کا وقت قیاس سے طے کیا گیا ہوگا ان میں اس فرق کے مطابق عمل کرنا بھی شرعاً اس لحاظ سے غلط نہ رہا کہ برطانیہ جیسے علاقے میں ان سب ایام کا مشاہدہ ممکن نہ تھا، اور جب مشاہدہ ممکن نہ ہو تو شریعت نے ''ظنِ غالب'' کو معتبر مانا ہے،(۳) اس ''ظنِ غالب'' پر عمل کرنا ان کے لئے بھی جائز ہوگیا،(۴) اور ان عوام کے لئے بھی جنھوں نے ان کے فتوے پر اعتماد کیا،(۵) بلکہ ان کے لئے بھی جائز ہوگیا جن کو اس فیصلہ کی صحّت میں شک رہا(۶) آئندہ پورے سال کے لئے ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ کے فرق کو بطور اصول استعمال کرنا درست نہ ہوگا(نوادرالفقہ ص ۹۰)

نوٹ:۔ (1) مفتی صاحب نے نمبر ۶ میں جو فرمایا ہے یہ آپ پر سوال میں وضاحت نہ ہونے کی وجہ سے ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ؛ اجلاس میں فیصلے کے وقت جن پانچ ماہ کے مشاہدے نہیں ہوئے تھے ان کے لئے یہ فاصلہ صرف وقتی طور پر ان کے مشاہدات ہوجانے تک کے لئے آخری مشاہدہ کے فاصلہ کی بنیاد پر مبنی تھا جو ان مہینوں کے مشاہدوں کے بعد دوسرے اجلاس پر انہیں ختم کردیا گیا تھا اور مختلف فاصلوں پر مبنی ٹائم ٹیبل بھی اس تفصیل کا ذکر کرتے ہوئے مساجد کو روانہ بھی کردیا گیا تھا(2) نیز اوپر والے نمبر(۲) میں ''چندروز کے مشاہدات'' کا جو بیان ہے! معلوم ہو کہ ایسا نہیں! بلکہ بہت سارے سال بھر کے مختلف مشاہدات، مختلف فاصلوں والے پائے گئے ہیں جن میں ایک گھنٹہ ۲۲ منٹ تا ایک گھنٹہ ۵۴ منٹ سے لیکر موسمِ گرما میں تینکے ۳ گھنٹوں تک کے فاصلے بھی شامل ہیں(3) مزید براں! الحمدللہ مفتی صاحب پھر بھی ''چندروز کے مشاہدات'' پر ٹیبل بنانے کے قیاس کو ''ظنِ غالب'' کہکر اسے معتبر اور قانونِ شریعت تک قرار دیرہے ہیں!

فقط والسلام مولوی یعقوب احمد مفتاحی (جنرل سیکریٹری) مورخہ ۲۸ شعبان ۱۴۳۲ء ۲۹ جولائی ۲۰۱۱ء بروز جمعہ (دوبارہ اَپ لوڈ مورخہ ۵ رمضان ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۵ اگست ۲۰۱۱ء بروز جمعہ)

(Please Click here for English)

Central Moon Sighting Committee of Great Britain
Hizbul Ulama UK, Darul Uloom Bury, Jamiatul Ulama Britain,
74 C Upton Lane London E7 9LW
Phone No. 07866464040, 01707 652 6109, 07866 654471, 07957 205726
Website: www.hizbululama.org.uk E-mail : info@hizbululama.org.uk